داعیؑ انقلاب

آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کی سرگرمیاں کچھ عقیدوں کو محض نہاں خانۂ دماغ کی زینت بنادینے تک محدود نہ تھیں بلکہ ان عقیدوں کو ایک ریاست کی بنیاد بنادکھانے کا مطالبہ بھی آپؐ سے تھا۔ آپؐ کا منصب نجی زندگی کے لیے چند اخلاقی نصیحتیں کرنے تک محدود نہیں تھا، بلکہ معاملہ ایک نظامِ سیاست وتمدن کو برپا کرنے کا درپیش تھا۔

مطلوب محض ایک دین کو مان لینا اور اس پر کاربند ہوجانا نہیں ہے، بلکہ تقاضا یہاں اَقِيْمُوا الدِّيْنَ کا ہے۔ مہم درپیش صرف خدا کی کتاب کو پڑھنے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کی نہیں ہے، بلکہ 'اقامتِ کتاب' کی ہے۔ سوال حدود کو مان لینے اور ان کی پابندی اختیار کرلینے تک کا نہیں، بلکہ 'اقامتِ حدود' کا ہے۔ رُسل وانبیاؑ کا فریضہ لوگوں کو تعلیمِ قسط دینے ہی کا نہیں، بلکہ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ (لوگ کاربند ہوجائیں نظامِ قسط پر) کی حالت پیدا کردینا ہے۔

پس رسولوں اور انبیاؑ کے لیے لازم ہوجاتا ہے کہ وہ ایک اجتماعی قوت پیدا کرکے معاشرے کے نظام کی مکمل تبدیلی کے لیے ایک انقلابی تحریک چلائیں۔ خیالات کو خیالات سے، نظریات کو نظریات سے، مقاصد کو مقاصد سے ٹکرا دیں۔ حق اور باطل کے درمیان سوسائٹی نے جو سمجھوتے قائم کرائے ہوں اور غلط اور صحیح کے اجزا میں جو جوڑ لگا دیے ہوں، ان کو توڑ کر اضداد میں کھلا کھلا تصادم پیدا کردیں۔ خبیث اور طیّب چھٹ کر الگ ہوجائیں، کھوٹے اور کھرے میں علیحدگی ہوجائے، فساد اور صلاح میں منافات عملاً پیدا ہوجائے، يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ (اللہ حق کو باطل سے ٹکرا دیتا ہے) کا سماں سامنے ہو، اور نتیجہ یہ نکلے کہ وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ، یعنی وہی اصول ونظام زمین پر قائم رہ جائے جو انسانیت کے لیے موجبِ فلاح ہو۔ ('نظامِ اسلامی اور اطاعت رسولؐ'، نعیم صدیقی، ترجمان القرآن، جلد ۴۱، عدد ۴-۵، ربیع الثانی، جمادی الاول ۱۳۷۳ھ، جنوری، فروری ۱۹۵۴ء، ص ۱۳۶)